

مسئلہ حیات و نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام

دلیل رابع :

وَكَمَا ضَرَبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّونَ ۝ وَقَالُوا إِنَّا سُلْحَابٌ مِمَّنْ هُوَ مَا ضَرَبُوا لَكَ إِلَّا أَجْزَالًا بَلْ هُوَ قَوْمٌ خَصِمُونَ ۝ إِنَّ هُوَ إِلَّا عَيْدٌ أُنْعَمْنَا عَلَيْكَ
وَجَعَلْنَا مَثَلًا لِّقَوْمٍ إِسْرَائِيلَ ۝ وَلَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ لَكِثَّةً فِي الْأَرْضِ يَخْلَفُونَ ۝
وَإِنَّهُ لَوَعْدٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُونَ بِهَا وَاتَّبِعُونِ هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ (الزخرف)

چا ۲۵، ۲۶ (کو ۱۲)

شیخ الاسلام مولانا شارائے ان آیات کا ترجمہ یوں کرتے ہیں:

اور جب کبھی (حضرت) عیسیٰ بن مریم (علیہما السلام) کا ذکر کیا جاتا ہے تو تیری قوم کے لوگ
(عرب کے بت پرست) اس سے روگردانی کر جاتے ہیں اور کہتے ہیں، کیا ہمارے
معبود اچھے ہیں یا وہ (مسیح) اچھا ہے۔ یہ لوگ تیرے سامنے صرف جھگڑے کے
طور پر کہتے ہیں بلکہ یہ لوگ طبعاً جھگڑا لو ہیں۔ وہ (مسیح) تو بجا ایک صالح بندہ تھا،
جس پر ہم نے بہت سے نعمات کئے تھے اور ہم اس کو بنی اسرائیل کے واسطے ہادی
بنایا۔ اور اگر ہم چاہتے تو تمہاری جگہ فرشتے پیدا کر دیتے جو زمین پر ایک دوسرے کے
بعد رہتے۔ اور وہ مسیح قیامت کی دلیل اور نشانی ہے۔ پس تم لوگ اس (قیامت) میں
شک نہ کرو اور (جو تعلیم میرا رسول دیتا ہے) اس میں ٹیڑھی پیروی کرو، یہی سیدھی
راہ ہے۔ (شکا کی ترجمہ قرآن ص ۵۹)

ہم نے ان پانچوں آیات مفہوم کو اس لئے زیب قسطاں بنایا ہے تاکہ قاری کو آسانی سے یہ

معلوم ہو جائے کہ ان آیاتِ مقدسہ میں حضرت مسیح ناصری علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہی ذکر خیر ہے۔ اور
 "قند" "عد" "ما صدیوہ" "علیہ" اور "جعلنا" ان پانچوں ضمیروں کا مرجع اور مصداق حضرت
 مسیح ابن مريم علیہا السلام ہی ہیں۔ لہذا ان آیات کے سیاق و سباق، قرآن اور ضحاک کی
 روشنی میں "وَاِنَّ كَلِمَةَ تَشَاخُرًا" کی ضمیر کا مرجع بھی حضرت مسیح موصوف ہی ہیں نہ کہ کوئی اور۔ اس
 آیت تشریفہ کا صحیح ترجمہ یہ ہے "اور وہ (مسیح علیہ السلام) قیامت کی دلیل اور نشانی ہیں اور حضرت
 ابن عباس کی دوسری قرأت "وَاِنَّ كَلِمَةَ" نام کی زبردستی ساتھ حضرت مسیح کے نشان قیامت ہونے کی صاف
 اور ٹھوس شہادت ہے جیسے کہ تفسیر فی ظلال القرآن ص ۳۲۶، ج ۵، تفسیر ابن کثیر ص ۱۳۲، ج ۴،
 تفسیر کبیر اور ابو سعود ص ۲۵۱، ۲۵۲، ج ۷ میں یہ قرأت موجود ہے۔ علاوہ ازیں موصوف کے
 نشان قیامت ہونے پر سورہ نسا کی یہ آیت شریفہ "دا من اهل الكتاب الا لیس منہم بہ قبل موتہ"
 بھی کھلی شہادت ہے۔

مختصر ارض نمبر ۱:

"اور ضمیر اتمہ کی جب مسیح کی طرف پھیری جائے تو مسیح قیامت کا علم قرار پاتا ہے۔ اور
 آیت "وَعِنْدَ عَلَمٍ لِّلسَّاعَةِ دَالِیْدٌ تَرْجَعُونَ" ظاہر کرتی ہے کہ قیامت کا علم خدا کے
 ہاں ہے۔ تو پھر مسیح خدا کے پاس ہوئے اور خدا کے پاس وہی ہوتا ہے جو دنیا سے
 بالکل قطع تعلق کر کے اس بشری لوازمات سے پاک ہوتا ہے جس کا نام موت ہے۔"
 (عسل مصنفی ص ۲۹۲، ج ۱)

جواب:

بیشک سورہ زخرف کی اس آیت میں قیامت کے علم کو اللہ تعالیٰ کا خاصہ بنا یا گیا ہے مگر اس کا
 مطلب صرف یہ ہے کہ قیامت کے آنے کا وقت سوائے خدا تعالیٰ کے کسی اور کو معلوم نہیں۔ مگر حضرت
 سورج کا مغرب سے طلوع ہونا قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے، ٹھیک اسی طرح نزول
 عیسیٰؑ بھی قیامت کی ایک علامت ہے۔ مگر اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
 کو قیامت کے سال اور پھر وقوع قیامت کے دن کا بھی علم ہے جیسے کہ مسند احمد ص ۳۵، ج ۱ اور
 ابن ماجہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی عنہ سے روایت ہے کہ شب معراج میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 نے حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام سے قیامت کے متعلق تبادلہ
 خیال فرمایا تو ان مقدس رسولوں نے صاف کہہ دیا کہ قیامت کا صحیح علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ البتہ

حضرت عیسیٰؑ نے کہا کہ میں اتنا مزید جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ فرمایا ہے کہ دجال دنیا میں خروج کرے گا اور میرے ساتھ دو شاخیں ہوں گی اور جب وہ مجھے دیکھے گا تو اس طرح پگھل جائیگا جیسے سببہ آگ میں پگھل جاتا ہے۔

نکتہ :

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ دجال کو قتل کرنے والا وہی عیسیٰ ہو گا جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج میں ملاقات فرمائی تھی۔ چنانچہ اس مضمون کی بہت سی احادیث ہیں جن میں قیام قیامت سے قبل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی تصریح موجود ہے جو ثبوتِ حیاتِ عیسیٰؑ از روئے احادیث کے عند ان سے آگے آرہی ہیں۔ علاوہ ازیں تفسیر قرآن کے پادشاہ حضرت ابن عباسؓ سے بھی اس آیت کی تفسیر میں حضرت عیسیٰؑ کے نزول کی وضاحت مذکور ہے جیسے کہ رئیس المفسرین امام ابن جریرؒ کی تفسیر ص ۲۵، فتح البیان ص ۲۴، ج ۴، درنثور ص ۲، ج ۶ اور مسند احمد ص ۳۱۸، ج ۱ میں تفصیل مذکور ہے۔ اور پھر حضرت ابوہریرہؓ سے محدث ابن حمید نے بھی یہی تفسیر نقل کی ہے اور نثور ص ۲، ج ۶

اعتراف نمبر ۱۲

”بعض علماء اور مفسرین یہ بھی کہتے ہیں کہ آیت ”وانہ لعلمہ للساتۃ“ مسیح کے حق میں ہے کہ مسیح قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔ بنا بریں وہ مانتے ہیں کہ ان کا نزول قیامت کے قریب ہو گا مگر ہمارے نزدیک یہ بات بالکل ناقابل تسلیم ہے۔“ (عسل مصفا از حکیم خرابخش مرزا کی ص ۲۹، حصہ اول)

جواب : حکیم صاحب کا یہ انکار نرا حماقہ اور تجاہلِ عارفانہ کا شکار ہے۔ کیونکہ امت مرزانیہ کے معارف اول مرزا قادیانی صاحب کو بھی اس حقیقت کا اعتراف اور اقرار ہے کہ ائمہ کی ضمیر کا مرجع حضرت مسیح ہی ہیں۔ چنانچہ حماۃ البشر علیٰ میں ہے :

”ان ذرقتہ من الیہود کا نوا کا فرین بوجود القیامتہ فاجبرہما اللہ علی لسان بعض انبیائہ
ان ایتام من قومہ یولد من شیراب وھذا ایکون آیتہ لھ علی وجود القیامتہ“
احصائۃ البشر علی از مرزا قادیانی ص ۹

یعنی یہودیوں کا ایک گروہ قیامت کے وجود کا منکر تھا۔ اللہ تعالیٰ نے کسی نبی اسرائیلی کی زبانی ان کو خبردار کیا کہ تمہاری قوم میں ایک لڑکا بغیر باپ پیدا ہو گا اور قیامت کے

کے وجود کا نشان ہو گا۔

اور اعجاز احمدی میں ہے:

قرآن شریف میں ہے، اِنَّ لَعَلَّ لِّلسَاعَةِ - یعنی اسے یہودیو! عیسیٰ کے ساتھ تمہیں قیامت کا پتہ لگ جائے گا۔ (اعجاز احمدی ص ۲۱، مرزا قادیانی) یہ دونوں عبارتیں اپنے مفہوم میں بالکل واضح ہیں کہ اللہ کی تمہیں سے مراد حضرت عیسیٰ ہی ہیں۔ تعجب ہے کہ مسیح دشمنی میں خدا بخش قادیانی کو اپنے بڑے پیر کی ہانت یاد نہیں رہی۔

ع کس ملت سے تجھ کو گنوں بتاے شیخ؟

حکیم خدا بخش کا یہ کہنا کہ بعض علماء یہ اور بعض یہ کہتے ہیں، یہ بھی محض غلط بیانی ہے کیونکہ تمام مفسرین کرام کے نزدیک اللہ کی ضمیر کا صحیح مرجع حضرت مسیح ہی ہیں۔ ملاحظہ ہو تفسیر فی ظلال القرآن ص ۳۲۷ ج ۷، تفسیر ابن کثیر ص ۱۳۲ ج ۴، تفسیر شاہ ص ۲۱۹ ج ۳، تفسیر ابن جریر ص ۲۵ ج ۲، ص ۱۷۱ ج ۲، تفسیر ابن سعید بر حاشیہ تفسیر کبیر ص ۲۵ ج ۷، تفسیر جلالین ص ۱۹۹ پارہ ۲۵ اور اہل تشیع کی تفسیر مجمع البیان ص ۳۳۲ ج ۲ اور دوسری تفسیریں۔

اعتراض!

اللہ کی ضمیر قرآن شریف کی طرف جاتی ہے، مسیح کا یہاں کوئی ذکر نہیں! (مصلیٰ)

ص ۳۹۵، حصہ اول)

جواب!

سورہ زخرف کے رکوع (۲۱، ۳، ۴) میں بیشک قرآن کریم کا ذکر خیر موجود ہے، مگر رکوع علا کو آپ پورے طور سے پڑھ جائیں، پورے رکوع میں قرآن کریم کا کہیں ذکر نہیں ہے بلکہ اس رکوع میں "منہ" "ہو" "ما خضر لہ" "علیہ" "وجعلناہ" پانچوں ضمیریں حضرت مسیح کی طرف لوٹ رہی ہیں۔ ایسے میں "اللہ" کی ضمیر کو بجائے مسیح علیہ السلام کے قرآن کی طرف پھیرنا، سخت نادانی اور مضحکہ خیز حرکت ہے اور نقیول فاضل مرزا ایت مولانا حبیب اللہ راکر مرحوم، لطف کی بات یہ ہے کہ جہاں مصلیٰ کے حصہ اول ص ۱۹۲، ص ۱۹۵، ص ۱۹۸، ص ۱۹۹ پر "اللہ" کی ضمیر کو قرآن شریف کی طرف پھیرا گیا ہے، وہاں اسی کتاب کے ص ۱۹۵، ص ۱۹۶، اور ص ۱۹۹ پر "اللہ" کی ضمیر کو حضرت مسیح کی طرف پھیرا گیا ہے۔ یا اللعجب! معلوم ہوتا ہے

کہ "عسل مصفا" کے مصنف حکیم خدا بخش کو مراق کا مرض بھی تھا، جو ان کو اپنے پیرو مشد مرزا قادیانی کے فیض صحت سے وراثت میں ملا تھا۔ کیونکہ بدرمؤرخہ ۱۹۰۶ء جون ۱۹۰۶ء کے مطابق مرزا صاحب کو اقرار ہے کہ مجھے مراق کی بیماری ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ خود مرزا صاحب کو تسلیم ہے کہ "وانة لعلم للساعة" کی ضمیر حضرت مسیح کی طرف سے چلیے کہ انہوں نے ضمیر حقیقتہ الوحی میں لکھا ہے :

سيقول الذين لا يتدبرون ان هبى علم الساعة وان من اهل الكتاب الا
ليؤمنن به قبل موته... مالهم لا يعلمون ان المراد من العلة تولداه

من غيواب على طريق المعجزة (ضميمة حقيقة الوحى ص ۴۹)

اور حمانہ البشرى ص ۹ میں بھی مرزا صاحب نے "وانة" کی ضمیر کو حضرت مسیح کی طرف لٹایا ہے جیسے کہ اعتراض نمبر ۲ کے جواب میں ہم لکھ آکے ہیں۔

اعتراض نمبر ۳!

"حضرت مسیح کا نزول تو آئندہ زمانہ میں ہونا تھا اور قبل از وقت یہ کہہ دینا کہ اس میں شک نہ کرو، بے معنی بات ہے!

جواب ۱!

"جناب یہاں تو آپ ایسے کفار مخاطب ہیں جو نزول مسیح از آسمان کے منکر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حکیم حضرت موسیٰؑ ایسے مخلص رسول کو بطور ہدایت فرمایا تھا کہ:

"ان الساعة آتية أكاد أخفيها لتجزى كل نفس بما تسعى، فلا يصدك عنها من لا يبصرون

بها وانتم هودا، فتدرى" (موردك طة آیت ۱۶۱۵)

ہم معترض کہ یہ مشورہ دیں گے کہ وہ مرزا قادیانی کی نام نہاد الہامی کتاب ازالہ اوہام ص ۱۶۲ ایک بار ضرور پڑھیں جس میں آسمانی نکاح (جو کہ محض فرادہ تھا) کے متعلق مرزا صاحب کا ٹلم قبل از وقت مرزا قادیانی کو یوں الہام کرتا ہے: "الحق من ربك فلا تكونن من المنتدین" کہ یہ نکاح تیرے رب کی طرف سے حق واقع ہونے والا ہے، تو کیوں شک کرتا ہے (ازالہ اوہام ص ۱۶۲) جناب معترض صاحب! جب چھوٹی اور بے اصل بات قبل از وقت کہی جاسکتی ہے تو پھر نرمی بیچ واقع ہونے والی بات پر شک کرنے سے قبل از وقت روک دینا کیونکر بے معنی بات ہے۔ خستہ فکر خستہ د!